اداریہ

کسووا کے مظلوم مسلمان اور عالم اسلام کی بے حسی

کسووا پر نیٹو کے حملے دراصل مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے

روس کی شکست و ریخت کے بعد اس کے ہم خیال ملکوں میں بھی کافی ٹوٹ پھوٹ ہوئی اور دنیا نے پھر ایک انقلاب دیکھا مشرقی جرمنی مغربی جرمنی میں ضم ہوا۔ جنوبی یمن اور شمالی یمن ایک ہوئے۔ روسی ریاستیں خود مختار ہوئیں۔ اس کے اثرات سے یوگوسلاویہ بھی نہ بچ سکا۔ اسکی بعض مسلم اکثریت ریاستوں نے بھی اپنی خود مختاری اور آزادی کا علم بلند کیا۔ جن میں بوسنیا ہرزگوینیا اور کسووا سرفہرست ہیں۔

بوسنیا کے مسلمانوں نے بے شمار قربانیاں پیش کرکے آزادی کی نعمت حاصل کر لی اور یورپ کے قلب میں ایک اسلامی ریاست وجود میں آ گئی۔ یہ حقیقت میں مسلمانوں کی بہت بڑی فتح تھی۔ جس سے یورپی عیسائیوں اور یہودیوں کی نیندیں حرام ہو گئی اور ساتھ کسووا کے مسلمانوں نے بھی آزادی و خودمختاری کا مطالبہ کر دیا۔ جس سے یورپ میں ایک مرتبہ پھر ہلچل مچ گئی۔

شروع میں تو سربوں نے کسووا کے سرحدی علاقوں میں اس تحریک کو دبانے کے لئے کارروائی کی اور مسلمانوں کو ڈرایا دھمکایا۔ لیکن یہ تحریک چلتی چلی گئی اور عالمی سطح پر اس کا مطالبہ زور پکڑ گیا تو سربوں نے وسیع پیمانے پر مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ نہتے اور مظلوم مسلمان اپنی عصمتوں اور جانوں کے تحفظ کے لئے قریبی ملکوں کا رخ کرنے لگے۔

اس موقعہ پر نیٹو نے سربیا کو متنبہ کیا کہ وہ کسووا کے مسلمانوں کی نسل کشی بند کرے اور مل بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کرے۔ لیکن عالمی کوششوں کے باوجود سربیا نے تمام امن سمجھوتوں کو مسترد کر دیا۔ جبکہ مسلمان لیڈروں نے اس پر دستخط کر دیئے۔ اس کے بعد نیٹو کی ہائی کمان نے یوگو سلاویہ پر حملہ کی اجازت دے دی۔ اس فضائی حملے میں اس کی اہم تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ لیکن سربوں نے اس کا بدلہ کسووا کے مسلمانوں سے لیا اور ان پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے۔ لاتعداد مسلمانوں کا اجتماعی قتل کیا۔ خواتین کی نہ صرف بے حرمتی کی بلکہ اجتماعی زیادتی کرنے کے بعد سینکڑوں عورتوں کو موت کی وادی میں دھکیل دیا گیا۔

اخبارات کی مصدقہ اطلاعات کے مطابق اب تک تقریبا چھ لاکھ مسلمان پناہ گزین ہو چکے ہیں۔ جن میں سے بعض نے البانیہ' مقدونیہ' اٹلی وغیرہ میں پناہ لی ہے اور یہ تمام لوگ انتہائی کسمپرسی کی حالت میں بے یارو مدد گار کھلے آسمان تلے پڑے ہیں۔ سخت سردی' بیماری اور بھوک پیاس ان کا مقدر بنی ہوئی ہے۔

ہم یہاں نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ عرض کریں گے کہ اس ظلم و ستم اور جبر پر بھی اسلامی ممالک نے احتجاج نہیں کیا اور نہ ہی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ کس قدر شرم اور افسوس کی بات ہے کہ دنیا کے نقشے پر امیر ترین ممالک اسلامی ہیں لیکن انہیں یہ توفیق نہ ہوئی کہ یوگوسلاویہ سے احتجاج کرتے اور بے یارو مدد گار مسلمانوں کی مدد کے لئے ضروری سامان مہیا کرتے۔ اب حال ہی میں صرف پاکستان نے ایک کروڑ کا ضروری سامان مقدونیہ حکومت کے حوالے کیا ہے تاکہ وہ کسووا کے مہاجرین تک پہنچا سکے اور اس کے ساتھ تنظیم اسلامی کے رابطہ گروپ کا ایک اجلاس جنیوا میں طلب کیا گیا جو بے نتیجہ رہا۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کا کردار بھی شرمناک حد تک بزدلانہ ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ تمام اسلامی ملکوں کے اقوام متحدہ میں مستقل مندوب زبردست احتجاج کرتے اور سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرتے تاکہ کسووا کے مستقبل کے بارے میں بہتر فیصلہ ہو سکتا اور اس میں بنیادی کردار اسلامی سربراہی کانفرنس کو ادا کرنا چاہئے تھا۔

اب جبکہ نیٹو فضائی حملے کر رہی ہے اور سرب نے زمینی فوج کے ذریعے کسووا کے مسلمانوں کی نسل کشی شروع کر رکھی ہے جو زندہ بچ رہے ہیں وہ کسووا سے نکلنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ یہ بھی خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ نیٹو کے حملے دراصل مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہے تاکہ کسووا